پروفیسر خالد علوی

رسولِ اکرمؐ بحیثیت سربراہِ خاندان

(۳)

شفیق باپ

آنحضرتؐ نے ایک شفیق باپ کی حیثیت سے نہایت عمدہ اسوہ چھوڑا ہے۔ بعثت سے پہلے آپ کے ہاں اولاد ہوئی۔ اس کے بعد بھی کم از کم ابراہیم کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ ان کا تولد آپؐ کو خلعتِ نبوت ملنے کے بعد ہوا۔ آپؐ کے چھ اولادیں تھیں قاسم، ابراہیم، زینب، رقیہ ام کلثوم اور فاطمہ۔ تمام صاحبزادیوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور ہجرت سے شرف اندوز ہوئیں[1]۔ ابن اسحاق نے دو اور صاحبزادوں کا نام بھی لیا ہے اور وہ ہیں طاہر اور طیب[2]۔ اس صورت میں اولادِ ذکور کی تعداد لڑکیوں کے برابر ہو جاتی ہے[3]۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے ایک لڑکے کا نام عبداللہ لکھا ہے اور حاشیہ میں لکھا ہے کہ میرا ذاتی خیال ہے کہ اس مولودِ مسعود کا لقب "طیب" آنحضرتؐ کی جانب سے تھا اور لقب "طاہر" سیدہ خدیجہ کی جانب سے تھا[4]۔ ابن ہشام کے ایک ایڈیشن کے مرتبوں نے زاد المعاد اور روض الانف کے حوالے سے لکھا ہے کہ معروف یہ ہے کہ یہ دونوں جناب عبداللہ کے لقب ہیں[5]۔ بلاذری کا خیال بھی یہی ہے[6]۔ بہر حال کسی شخص کو بھی ایک اچھے والد کی حیثیت سے جاننے کے لیے ان تین امور کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

۱۔ بچوں کی پرورش

---

[1] ابن ہشام ج۲ ص۲۰۲

[2] ایضاً

[3] سیرۃ النبی ج ۲ ص۴۲۲

[4] رحمۃ للعالمین ج ۲ ص۸۹

[5] ابن ہشام ج۱ ص۲۰۲ حاشیہ

[6] انساب الاشراف ج ۱ ص۴۰۵

۲- ان سے محبت و شفقت کا سلوک

۳- عام بچوں کے متعلق رویہ

حضورؐ ان تینوں اعتبارات سے مثالی باپ تھے

بچوں کی پرورش

حضورؐ کی زیادہ دیر زندہ رہنے والی صرف لڑکیاں تھیں اور یہ سب بعثت سے پہلے پیدا ہوئیں[۵۷] چونکہ قبل از بعثت کی تفصیلات مہیا نہیں اس لیے ان کی تربیت کے بارے میں مکمل وضاحت ممکن نہیں۔ البتہ آپؐ کے بعض ارشادات سے پرورش کے بارے میں آپ کے نقطہ نظر کا پتہ چلتا ہے۔

عن عائشۃ : قالت جاءتنی امرأۃ معھا ابنتان تسألنی فلم تجد عندی غیر تمرۃ واحدۃ فاعطیتھا فقسمتھا بین ابنتیھا۔ ثم قامت فخرجت فدخل النبیؐ فحدثتہ فقال من بلی من ھذہ البنات شیئاً فاحسن الیھن کن سترا من النار[۵۸]۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک عورت مانگنے کے لیے آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس نے میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ پایا، میں نے اسے وہی دے دی۔ پھر اس نے اسے اپنی بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریمؐ گھر آئے اور میں نے آپؐ کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا جو ان بیٹیوں کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے ان سے اچھا سلوک کیا تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا باعث ثابت ہوں گی۔

عن انسؓ : قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو ھکذا وضم اصابعہ[۵۹]

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے دو لڑکیوں کی ان کے بالغ ہونے تک

---

۵۷ ایک روایت کے مطابق حضرت فاطمہ ایک سن نبوی میں پیدا ہوئیں۔

۵۸ بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ج ۴ ص ۳۶

۵۹ مسلم کتاب الادب و برد الصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات ج ۲، ص ۱۹۵

پرورش کی۔ وہ اور میں قیامت کے روز اس طرح آئیں گے اور آپؐ نے تمثیل کے لیے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

عن ابن عباسؓ: قال قال رسول اللہ من کانت لہ انثیٰ فلم یئدھا ولم یھنھا ولم یوثر ولدہ علیھا (یعنی الذکور) ادخلہ اللہ الجنۃ [10]

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس کے ہاں عورت (بہن، بیٹی) ہو اور وہ اسے زندہ نہ گاڑے اور اس کی توہین نہ کرے اور لڑکوں کو ان پر ترجیح نہ دے اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

عن ابن سعیدؓ و ابن عباسؓ: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ واذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ [11]

ابن سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اسے اس کا اچھا نام رکھنا چاہیے اور اس کی بہتر تربیت کرنی چاہیے اور جب بالغ ہو تو اس کی شادی کرنی چاہیے اگر وہ بالغ ہوا اور اس کی شادی نہ کی اور اس نے گناہ کیا تو اس کا گناہ باپ کے سر ہے۔

عن عمر بن الخطابؓ و انسؓ بن مالک: عن رسول اللہ قال فی التوراۃ مکتوب من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولم تزوجھا فاصابت اثما فاثم ذٰلک علیہ [12]

عمرؓ بن الخطاب اور انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے جس کی بیٹی بارہ برس کی ہو اور اس نے اس کی شادی نہ کی اور اس نے گناہ کا ارتکاب کیا تو اس کا گناہ باپ کے سر ہے۔

پرورش ہی کے ضمن میں یہ بحث بھی آگئی ہے کہ بچے کا نام اچھا ہونا چاہیے۔ حضورؐ نے اپنے تمام بچوں کے نام خوب صورت رکھے اور اچھے نام رکھنے کا حکم دیا۔

عن ابن عمرؓ: قال قال رسول اللہؐ۔ احب الاسماء الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمٰن [13]

---

[10] ایضاً۔ ابوداؤد، کتاب الادب باب فی فضل من عال یتامیٰ ج ۲، ص ۹۵۹۔

[11] مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح باب الولی فی النکاح، ص ۲۷۱ [12] ایضاً

[13] مسلم کتاب الآداب باب النہی عن التکنی بابی القاسم وبیان ما یستحب من الاسماء ج ۲ ص ۲۰۶۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے

عن ابی ھریرۃ : قال قال رسول اللہ ؐ اخنی الاسماء یوم القیامۃ و اخبثہ رجل یسمی ملک الاملاک [۱۴]

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ کے نزدیک بدبخت اور بہت ہی برا نام اس شخص کا ہوگا جو ملک الاملاک کہلاتے گا۔

شاہ ولی اللہ اس حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں[۱۵]:

"معلوم ہونا چاہیے کہ شریعت کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تمام ارتفاقات ضروریہ اور تدابیر معاشیات واقتصادیات میں بھی ذکر الٰہی شامل کر دیا جائے اور اسے دوچند کر دیا جاتے تاکہ یہ امور بھی دعوتِ اسلامی کی زبان بن کر حق کی دعوت دیں اور نومود بچے کو عبداللہ وعبدالرحمٰن سے موسوم کرنا درحقیقت توحید سے آگاہ کرنا ہے۔ آنحضرتؐ کے تمام لڑکے بچپن ہی میں فوت ہوگئے تھے البتہ آپؐ نے اپنی لڑکیوں کی عمدہ پرورش کی اور بہترین افرادِ امت سے ان کی شادیاں کیں۔ آپ کی چاروں بیٹیاں شاندار ازدواجی زندگیاں گزارتی رہیں۔ اس میں رسول کریمؐ کی عمدہ تربیت کا بڑا دخل تھا۔ آپؐ کی صاحبزادیوں کی عمروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپؐ اپنی بچیوں کی ازدواجی زندگی کے لیے کس قدر کوشاں تھے۔"

محبت وشفقت

حضورؐ کو اپنی اولاد سے نہایت محبت تھی۔ ایک شفیق باپ کی حیثیت سے آپؐ نے مختلف مواقع پر اپنی محبت کا اظہار فرمایا۔ بچپن میں وفات پانے والے بیٹے، شادی شدہ بیٹیاں، نواسے اور نواسیاں، داماد، چچازاد اور پھوپھی زاد سب آپ کی رحمت ومحبت سے بہرہ ور ہوتے۔ حدیث و سیرت کی کتابوں میں مذکور واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ کے ہاں یہ فطری جذبہ بدرجہ کمال موجود تھا۔ آپؐ نے جس طرح محبت وشفقت کا اظہار فرمایا وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسا کرنا تقویٰ

[۱۴] ایضاً۔ بخاری کتاب الادب باب ابغض الاسماء ج ۴ ص ۵۸

[۱۵] حجۃ اللہ ج ۲، ص ۲۹۰

رہنمائی، بزرگی اور پیغمبری کے خلاف نہیں ہے۔ بعض لوگ مصنوعی سنجیدگی وارد کیے رہتے ہیں اور ایسے اعمال کو بڑائی کے منافی تصور کرتے ہیں حالانکہ شفقت و محبت کے اظہار میں بخل برتنا تو شخصی کمزوری یا نفسیاتی الجھن کی غمازی کرتا ہے۔ آنحضرتؐ چونکہ ایک کامل و مکمل شخصیت کے مالک تھے اس لیے اس باب میں بھی آپؐ کی شخصیت کا بھرپور اظہار ملتا ہے۔ آپؐ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی پیدائش اور وفات پر جو طرزِ عمل اختیار فرمایا وہ قابلِ تقلید ہے۔ آپ نے ولادت ابراہیم کا مژدہ سنانے والے ابورافع کو ایک غلام عطا فرمایا۔[۱۶] اس کا عقیقہ کیا[۱۷] اور سر کے بالوں کے برابر چاندی بطور صدقہ دی۔[۱۸] آپؐ جبریل کا دیا ہوا لقب لوگوں کو مسرت سے سناتے تھے۔ ابن سعد لکھتے ہیں:

عن انس بن مالک: قال لما ولد ابراھیم جاء جبریل الی رسول اللہ ﷺ فقال: السلام علیك یا ابا ابراھیم[۱۹]

انسؓ بن مالک کہتے ہیں جب ابراہیم پیدا ہوئے تو جبریلؑ نے رسول اللہ کے پاس آکر کہا: اے ابراہیم کے والد السلام علیک۔

عن انس بن مالك: قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ حین اصبح فقال: انه ولد لی اللیلة غلام و انی سمیته باسم ابی ابراھیم۔

انسؓ بن مالک کہتے ہیں: صبح کے وقت رسول اللہؐ (حرم) سے باہر نکل کر ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ آج شب کو میرے ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اپنے باپ کے نام پر اس کا نام ابراہیم رکھا ہے۔

انصار کی خواتین نے رضاعت کی خواہش کا اظہار کیا لیکن آپؐ نے ام بردہ کو یہ شرف بخشا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ام سیف کو رضاعت کے لیے کہا۔[۲۱] آپؐ بچے کو دیکھنے جاتے اور اسے پیار کرتے۔ ابن سعد نے حضورؐ کے تشریف لے جانے کا ذکر اس طرح کیا ہے:

اخبرنا انسؓ بن مالك: قال قال رسول اللہ ولد لی اللیلة غلام فسمیته بابی

---

۱۶ ابن سعد ج ۱ ص ۱۳۵ ۱۷ ایضاً ۱۸ ایضاً
۱۹ ایضاً ۲۰ ایضاً
۲۱ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ ام بردہ اور ام سیف ایک ہی ہیں۔ علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ یہ تاویل مستبعد نہیں۔ سیرۃ النبی ج ۲ ص ۲۲۹

ابراهيم، فقال: ثم دفعه الى ام سيف امرأة قين بالمدينة يقال له ابو يوسف فانطلق رسول الله، و تبعته حتى انتهينا الى ابي سيف وهو ينفخ بكيره، وقد امتلاء البيت دخانا، فاسرعت المشي بين يدي رسول الله حتى انتهيت الى ابي سيف، فقلت: يا ابا سيف امسك، جاء رسول الله، فامسك، و دعا رسول الله بالصبي فضمه اليه وقال ما شاء الله [۳۲]

انس بن مالک کہتے ہیں: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آج رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے اپنے باپ کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ابراہیم کو ام سیف کے حوالے کر دیا جو مدینے کے ایک لوہار کی بیوی تھی اس کا نام ابوسیف تھا۔ رسول اللہ تشریف لے چلے اور میں آپؐ کے پیچھے ہو لیا تا آنکہ ہم ابوسیف کے پاس پہنچے جو اس وقت اپنی دھونکنی سے دھونک رہے تھے اور تمام گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا۔ میں آنحضرتؐ سے آگے بڑھنے میں جلدی کر کے ابوسیف کے یہاں پہنچ گیا اور اس سے کہا ابوسیف روک دے۔ رسول اللہؐ آگئے۔ ابوسیف رک گئے۔ رسول اللہؐ نے لڑکے کو منگوایا۔ سینے سے لگایا اور ماشاء اللہ فرمایا۔

وعنه قال ما رأيت احداً ارحم بالعيال من رسول الله ص كان ابراهيم مسترضعا له في عوالي المدينة، فكان يأتيه و نجيئ معه فيدخل البيت و انه ليدخن، قال و كان ظئره قينا فياخذه ويقبله۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ سے زیادہ میں نے کسی کو عیال و اطفال پر مہربان نہیں پایا۔ ابراہیم کے دودھ پینے اور رہنے کا انتظام عوالی مدینہ (بالائی حصہ شہر) میں تھا۔ آنحضرتؐ وہیں تشریف لے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ ہم بھی آتے تھے۔ گھر میں دھواں بھرا ہوتا تھا مگر آپؐ اندر چلے جاتے کیونکہ ابراہیم کی مرضعہ کے شوہر لوہار تھے۔ ابراہیم کو آنحضرتؐ گود میں لیتے اور بوسہ دیتے تھے۔ (باقی آئندہ)

---

[۳۲] ابن سعد ج ۱ ص ۱۳۶ [۳۳] ایضاً